سوال

(144) "وَاِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡآنَ فَاسۡتَمِعُوۡا" کا مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ (الاعراف: 204) اس سے کیا مراد ہے؟ (عبدالستار سومرو کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب قرآن مجید پڑھا جاتا تھا تو کفار شور مچاتے تھے اور کہتے تھے:

لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ٢٦ ... سورة حم السجدة

(1) یہ قرآن نہ سنو (اور شور مچاؤ (3) تاکہ غالب آجاؤ۔ (حم السجدہ: 26)

یہ آیت کریمہ بالاتفاق مکی ہے اور ان کافروں اور مشرکوں کے جواب میں نازل ہوئی ہے جو تلاوت و تبلیغ قرآن کے وقت شور مچاتے تھے۔

دیکھئے تفسیر قرطبی (ج1ص121) البحر المحیط لابی حیان الاندلسی (ج4 س448) تفسیر الکبیر للرازی (ج15ص104) فوائد القرآن لعبد الجبار بن احمد بحوالہ قرطبی (ج7ص354)

عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی کی تفسیر ماجدی (ج2ص263) اشرف علی تھانوی دیوبندی نے کہا: "میرے نزدیک "وَاِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا" "جب قرآن مجید پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو تبلیغ پر محمول ہے اس جگہ قرآءت فی الصلوۃ مراد نہیں سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔"

(الکلام الحسین جلد دوم ص212 مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

بعض لوگ اس آیت کریمہ کے عموم سے استدلال کرتے ہوئے فاتحہ خلف الامام سے منع کرتے ہیں حالانکہ اصول میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ خاص دلیل کے مقابلے میں عام دلیل پش نہیں کی جاسکتی۔ مزید تفصیل کےلیے (امام بخاری کتاب جزء القرآءۃ مع تحقیقی نصر الباری اور) جماعت اہل حدیث کے نامور عالم اور محقق مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب "تحقیق الکلام فی وجوب قرآءۃ الفاتحۃ خلف الامام" نیز میری کتاب "الکواکب الدریۃ فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام فی الجہریۃ" کا مطالعہ کریں۔ (شہادت

فروری2000ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ330

محدث فتویٰ